حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اخبار "De Correspondent" کے جرنلسٹ کو انٹرویو

پروگرام کے مطابق پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ اخبار "De Correspondent" کے جرنلسٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے آئے ہوئے تھے۔

❁......جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ آپ امن پسند اسلام کی اس علاقہ میں کس طرح تبلیغ کرتے ہیں جبکہ جو دوسرے مسلمان گروپس ہیں وہ قرآن کریم کی آیات کی شدّت پسندی والی تشریح کیوں کرتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ صرف یہ بات نہیں ہے کہ ہم آج امن کی تبلیغ کرتے ہیں۔ ہم گزشتہ 125 سال سے اسلام کی حقیقی تعلیم، امن وسلامتی کی تعلیم پہنچا رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسیح ومہدی علیہ السلام آئے اور آپ نے 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور آپ نے یہ اعلان فرمایا کہ اب اس زمانے میں تلوار کا جہاد نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس آج تلوار کا جہاد نہیں ہے۔ آج اسلام کے مخالفین تلوار سے حملہ نہیں کر رہے تھے بلکہ عیسائی پادری تبلیغ کر رہے تھے اور عیسائیت کا پیغام تبلیغ کر کے پہنچا رہے تھے اور اسلام کی تعلیم یہی ہے کہ جس طریق سے حملہ ہو اسی طریق سے جواب دیا جائے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یہی فرمایا کہ آج اسلام پر حملہ قلم سے ہو رہا ہے تو اس کا جواب قلم سے دیا جانا چاہئے۔ آج قلم کا جہاد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قلم سے ہی عیسائیوں کی تبلیغ اور ان کے پیغام کی اشاعت کا جواب دیا۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس سال مکّہ میں رہے۔ لیکن آپ نے اپنے خلاف ہونے والے مظالم کے جواب میں کوئی دفاع نہیں کیا۔ پھر آپؐ نے مدینہ ہجرت کی۔ وہاں سال ڈیڑھ سال بعد مکّہ سے مخالفین کی فوج نے آپ کے خلاف حملہ کیا تو تب آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اپنا دفاع کرنے کی اجازت ملی۔ اور اللہ تعالیٰ نے دفاع کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر یہ دفاع کرنے کی اجازت نہ دی جاتی تو پھر نہ چرچ محفوظ رہتے، نہ یہودیوں کے معابد محفوظ رہتے اور نہ مساجد محفوظ ہوتیں اور نہ مندر اور دوسری عبادتگاہیں محفوظ رہتیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ دفاع کی اجازت اس غرض سے دی گئی ہے تا کہ تمام مذاہب کی حفاظت ہو اور ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ سے واپس آئے تو آپ نے فرمایا: ہم ایک چھوٹے جہاد سے ایک بڑے جہاد کی طرف واپس آئے ہیں۔ تبلیغ کے جہاد کی طرف، اسلام کا پیغام پہنچانے کے جہاد کی طرف واپس آئے ہیں۔ پس آج اصل جہاد یہ ہے کہ اپنے نفوس کو پاک کرو اور اسلام کا اصل اور حقیقی تعلیم کا پیغام دوسروں تک پہنچاؤ۔ تبلیغ اسلام کرو۔ آج تلوار کا جہاد نہیں ہے کیونکہ مخالف اس ہتھیار سے اسلام پر حملہ آور نہیں ہے۔

❁...... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ عراق میں 2003ء میں جو جنگ ہوئی ہے کیا وہ اسلام کے خلاف جنگ تھی۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ عراق میں امریکن اس لئے نہیں آئے تھے کہ اسلام کو ختم کریں۔ اگر ان کی یہ نیّت ہوتی تو کوئی مسلمان نہ بچتا۔ لیکن جب یہ جنگ کے بعد عراق سے واپس آئے تو ملک کو مسلمان لیڈر شپ کے سپرد کیا۔ اس لئے یہ مذہبی جنگ نہیں تھی یہ ایک Geo Political جنگ تھی۔ آج اس دور میں اسلام مذہب کے خلاف جنگ نہیں ہے۔ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو مار رہے ہیں۔ داعش، یزیدیوں کو قتل کر رہے ہیں اور اسلام کی پرانی تاریخ کے Monuments گرا رہے ہیں۔ یہ جو سب لڑائیاں اور قتل وغارت ہو رہا ہے ان میں کوئی بھی مذہبی جنگ نہیں ہے۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ یہ لوگ قرآن کریم کی آیات کی غلط تشریح کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ لوگ قرآن کریم کی اپنی تشریح کرتے ہیں اور جہاد کی مختلف تشریح کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جہاد کے معنی ہیں کہ کسی اچھی چیز کے حصول کے لئے کوشش کرنا۔ قرآن کریم میں چند آیات میں تلوار کے جہاد کی اجازت ہے اور یہ اجازت بعض شرائط کے ساتھ اور بعض خاص اصولوں کے ساتھ ہے۔ مثلاً قیدی پکڑے جائیں تو ان کو جلد آزاد کرو، جنگ میں مذہبی لیڈروں، عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو نہ مارو، مذاہب کی عبادتگاہوں کو نہ گراؤ۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ یہ لوگ جو جہاد کی غلط تشریح کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ اسلام پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا۔ لوگ اسلام کی تعلیمات کو بھلا دیں گے۔ جب ایسا زمانہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی ہدایت کے لئے مسیح موعود اور امام مہدیؑ کو مبعوث فرمائے گا اور وہ آکر لوگوں کو حقیقی اسلامی تعلیم سے آگاہ کرے گا۔ پس آپ نے جہاد کی غلط تشریحات کی اصلاح کی۔

حضور انور نے فرمایا: جو دوسرے پرانے سکالرز ہیں انہوں نے بھی قرآن کریم کی تشریحات ایک امن پسند تعلیم کے طور پر کی ہیں اور جو صحیح ہیں۔ آجکل جو دہشتگردی ہو رہی ہے یہ لوگ جہاد والی آیات کی تشریحات اپنے مفاد کے لئے کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: عربی زبان بڑی وسیع زبان ہے اور اس کے مختلف معانی ہیں۔ جو صحیح اور درست معانی ہیں وہ سیاق وسباق دیکھ کر کئے جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم کی چند آیات ہیں جن کی غلط تشریح کی گئی ہے باقی ہمارے اور غیروں کے تراجم میں کوئی بڑا فرق نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارا ترجمہ آپ پڑھ سکتے ہیں۔ آپ دوسرے علماء کو دکھائیں بغیر بتائے کہ یہ جماعت احمدیہ کا ترجمہ ہے تو وہ کہیں گے کہ یہ بڑا اچھا ترجمہ ہے۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ شدّت پسندی پیدا کرنے کی کوئی خاص وجوہات ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ بعض Geo Political وجوہات ہیں۔ امریکہ کے عراق پر حملہ سے حالات بگڑنے شروع ہوئے۔ پھر اس کے بعد سیریا میں علویوں اور سنیوں کی لڑائی ہے۔ اس سے مسلمان ممالک کے حالات مزید بگڑے۔ سیریا میں بڑی تعداد سنّیوں کی ہے۔ پھر بڑی طاقتوں کی ان ممالک میں مداخلت ہوئی۔ اور مختلف گروپس کو ہتھیار سپلائی کئے گئے اور اب یہ صورتحال ان کے کنٹرول سے باہر ہو گئی ہے اور اب ان گروپس نے دنیا کے مختلف ممالک سے بہت سارے لوگ اپنے ساتھ جمع کر لئے ہیں جس سے صورتحال مزید بگڑی ہے۔

❁......اس پر جرنلسٹ نے کہا کہ آپ کا مطلب ہے کہ سب کچھ سیاست کی وجہ سے ہے، مذہب کی وجہ سے نہیں ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جو بھی لڑائی ہے ان کے اپنے سیاسی مفادات کی وجہ سے ہے۔ اب ان دہشتگرد گروپوں کی انکم آئل سے ہو رہی ہے۔ حکومت نے بڑی طاقتوں نے اس پر کیوں پابندی نہیں لگائی۔ یہ آئل کوئی کار بُوٹ (Car Boot) میں تو نہیں جاتا۔ بڑے بڑے کنٹینرز میں جاتا ہے اور بڑے بڑے بحری جہاز جاتے ہیں۔ اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ وہ کس طرح ایکسپورٹ کر رہے ہیں اور کس طرح رقم حاصل کر رہے ہیں۔ ان پر پابندی کیوں نہیں لگائی جاسکتی۔

❁......جرنلسٹ نے کہا: تو آپ سمجھتے ہیں کہ Islamic Rule کا سب سے بڑا مسئلہ جیو پولیٹیکل ہی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فنڈنگ روک دیں، ان کی آئل ایکسپورٹ ختم کر دیں تو پھر سب کچھ ہوسکتا ہے۔ اُن کے پاس اسلحہ کی کوئی فیکٹری تو نہیں ہے۔ یہ لوگ آہستہ آہستہ خالی ہاتھ ہو جائیں گے۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اگر آپ کو مسلمان لیڈرز کو نصیحت کرنے کا موقع ملے تو آپ کیا نصیحت کریں گے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جو مسلمان دنیا ہے وہ ہم کو پسند نہیں کرتی۔ میں نے سعودی عرب کے بادشاہ کو جو موجودہ بادشاہ سے پہلے تھا خط لکھا تھا۔ ایران کے سپریم لیڈر کو بھی خط لکھا تھا اور اسی طرح دوسری بڑی حکومتوں کے صدران اور وزرائے اعظم کو بھی خطوط لکھے تھے اور ان سب کو سمجھایا تھا کہ عقل سے کام لو۔

❁...... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اگر آپ سعودی عرب کی اصلاح کر سکیں تو آپ کو کیسا لگے گا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: سعودی عرب میں بھی انتہا پسند ہیں۔ وہابی ہیں اور سلفی ہیں۔ سلفی لوگ بہت زیادہ سخت اور انتہاء پسند ہیں۔ وہاں کے علماء نے لوگوں کا برین واش کیا ہوا ہے۔ جب تک حکومت کی طرف سے علماء پر سختی نہ ہو تو ان کی اصلاح نہیں ہوسکتی۔ اگر حکومت کافی مضبوط اور طاقتور ہو اور ان علماء پر کنٹرول کر سکے تو وہ پھر زیر زمین چلے جائیں گے یا پھر Low Profile ہو جائیں گے۔ ان کا اثر عوام پر کم ہو جائے گا۔ اب وہاں کے یہ حالات ہیں کہ ان کے اپنے لوگ بھی ان سے تنگ پڑ چکے ہیں۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا ملک سعودی عرب سیکولر ملک بن سکتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا: سعودی عرب سیکولر سٹیٹ نہیں ہوسکتا۔ وہ تمام دنیا کے مسلمانوں کا مرکز ہے وہاں پر مسلمانوں کے مرکز مکّہ اور مدینہ ہیں۔ ہر آدمی وہاں جاسکتا ہے۔ اسے وہاں جانے میں کوئی روک نہیں سوائے اُس شخص کے جو بتوں کی پرستش کرنے والا ہو۔ مشرک وہاں نہیں جاسکتا۔ باقی ہر شخص وہاں پر بلا کسی روک کے جاسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ سعودی عرب تو ان مقدس مقامات کا کسٹوڈین ہے، والی ہے۔ اگر یہ فیصلہ کر لے سیکولر حکومت کا، تو پھر مکّہ اور مقدس مقامات کے والی ہونے کی پوزیشن تبدیل ہوسکتی ہے۔ فرمایا: رعایا اس حکومت سے تنگ ہے، وہ تبدیلی چاہتے ہیں لیکن کچھ کر نہیں سکتے، کون آگے آئے اور یہ کام کرلے۔

ان کی مثال اس طرح ہے کہ چوہوں نے پروگرام بنایا کہ بلّی ہم پر حملہ کرتی ہے اور ہمیں کھا جاتی ہے۔ بلّی کے حملہ سے بچنے کے لئے یہ ترکیب کی جائے کہ بلّی کے گلے

میں ایک گھنٹی باندھی جائے تو پھر جب بھی بلّی ہماری طرف آئے گی تو گھنٹی بجے گی اور ہم آواز سن کر بھاگ جائیں گے۔ ترکیب تو بنالی لیکن اب سوال پیدا ہوا کہ بلّی کے گلے میں یہ گھنٹی کون باندھے گا۔ تو یہی حال یہاں ہے۔ پلاننگ تو کرتے ہیں۔ منصوبے بناتے ہیں لیکن بات یہاں آکر ختم ہوجاتی ہے کہ ان منصوبوں پر عمل کیسے ہو۔

❁......جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ پھر آپ کی بات کوئی نہیں سنتا؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم مایوس نہیں ہیں۔ ہم ہمت نہیں ہاریں گے۔ اگر یہ لوگ نہیں تو ان کی نسلیں اسلام قبول کریں گی اور ان کے رویّے تبدیل ہوں گے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ ہماری جنریشن میں ایسا ہو۔ اگر ہماری جنریشن میں نہیں تو انشاء اللہ آئندہ جنریشن میں ہوگا اور لوگ حقیقی اسلام قبول کریں گے۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ تیونس میں کامیابی ہوئی ہے۔ وہاں کی حکومت اب اچھے رنگ میں اپنے ملک کو سنبھال رہی ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: تیونس نے انتہاء پسندی کے خلاف سخت ردّعمل دکھایا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ Law and Order situation کو کنٹرول کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود IS اور داعش تیونس جارہے ہیں۔ دو تین ماہ قبل تیونس کے ساحلی علاقے میں ایک بڑا حملہ ہوا تھا۔

❁......اس پر جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کس ملک کے بارہ میں امید ہے کہ وہ ان حالات سے محفوظ ہو؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: مراکش کی پوزیشن اس وقت اچھی ہے۔ اس ملک میں زیادہ انتہاء پسند گروپس نہیں ہیں اور جو ہیں حکومت ان کے ساتھ سختی کر کے روک رہی ہے اور یہی بہتر حل ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب دہشتگردی دوسرے ممالک میں بڑھتی جارہی ہے اس لئے اب روکنا مشکل ہے۔

حضور انور نے فرمایا: امریکن آرمی نے حکومت سیریا سے لڑنے کے لئے رائبلز کو ٹرینڈ کیا۔ جب یہ لوگ تیار ہو گئے تو اپنے اپنے اسلحہ کے ساتھ ایک دوسرے شدّت پسند گروپ النصرہ (Al-Nusra) میں شامل ہو گئے۔ امریکہ کو اپنی اس پالیسی سے کیا حاصل ہوا یہ غلط پالیسی تھی۔

❁......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کا مطلب ہے کہ سیرین صدر بشارالاسد کی مدد کریں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر IS کو روکنا ہے تو پھر بھرپور حکمت عملی ہونی چاہئے اور سیرین حکومت سے تعاون کرنا ہوگا۔ سیرین صدر اسد نے کہا تھا کہ تم صدام (عراقی صدر) کی طرح مجھے ہٹا نہیں سکتے اور اب تک اس کی یہ بات صحیح ثابت ہوئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو یہ فیصلہ کرنا پڑے گا کہ بڑا دشمن کون ہے۔ اسد ہے یا IS ہے۔ دنیا کا امن کون تباہ کر رہا ہے اسد کر رہا ہے یا IS کر رہی ہے۔ پس جو بڑا دشمن ہے جس سے زیادہ خطرہ ہے کہ وہ امن تباہ کرے گا اس کو ختم کرنا چاہئے۔ ہمیں سب ان حکومتوں اور تنظیموں کی حمایت کرنی چاہئے جو بڑے دشمن کے خلاف ہیں۔

❁......جرنلسٹ نے آخری سوال یہ کیا کہ کیا آپ کو امید ہے کہ مڈل ایسٹ میں امن آئے گا؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر امن قائم نہ ہوا تو پھر بڑی جنگ ہوگی اور بڑے زیادہ ممالک اس جنگ میں شامل ہو جائیں گے اور اس بڑی جنگ کے بعد دنیا کو سمجھ آئے گی کہ خدا تعالیٰ کی طرف لوٹیں۔ اور جب یہ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف لوٹیں گے تو جماعت احمدیہ کی طرف ان کی توجہ پیدا ہوگی اور پھر جماعت تیزی سے پھیلے گی۔

حضور انور نے فرمایا اگر یہ اپنی غلطیوں کو تسلیم کریں اور حالات کو سمجھیں تو پھر جنگ سے بچ سکتے ہیں۔ دنیا اس بارہ میں سوچے کہ ہم کس تباہی کی طرف جارہے ہیں اور اس بات کو Realise کرے تو تباہی سے بچ سکتی ہے۔ لیکن مجھے ایسا ہوتا نظر نہیں آتا۔

یہ انٹرویو ساڑھے پانچ بجے ختم ہوا۔ آخر پر جرنلسٹ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔